

کتاب الجنائز

5

جنازے سے مسائل

محمد اقبال کیلانی



Hadith Publications

کتاب الجنائز

5

فیض السنہ

جنائز کے مسائل

محمد اقبال کیلانی

حکایت پبلیکیشنز

۳۔ یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فہرست

صفحہ نمبر	نام ابواب	أَسْمَاءُ الْأَبْوَابِ	نمبر شمار
6	بسم اللہ الرحمن الرحیم	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	1
17	اصطلاحات حدیث	إِصْطِلَاحَاتُ الْحَدِيثِ	2
18	بیماری سے پہلے	قَبْلَ الْمَرَضِ	3
19	بیماری اور بیمار پرسی کے مسائل	بَابُ الْمَرَضِ وَالْعِيَادَةِ	4
36	موت اور میت کے مسائل	بَابُ الْمَوْتِ وَالْمَيِّتِ	5
51	تعزیت کے مسائل	بَابُ التَّعْزِيَةِ	6
56	غسل میت کے مسائل	بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ	7
61	کفن کے مسائل	بَابُ التَّكْفِينِ	8
66	جنازہ کے مسائل	بَابُ الْجَنَازَةِ	9
70	نماز جنازہ کے مسائل	بَابُ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ	10
80	تدفین کے مسائل	بَابُ التَّدْفِينِ	11
92	زیارت قبور کے مسائل	بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ	12
114	ایصال ثواب کے مسائل	بَابُ إِیْصَالِ الثَّوَابِ	13



عقیدے کی وجہ سے مسلمانوں کی اکثریت بآسانی اختیار کر لیتی ہے۔

موت کے بعد تعزیت کا مرحلہ آتا ہے، مرنے والے کی جدائی کا صدمہ اور رنج انسان کے جذبات کو بے قابو کر دیتا ہے، انسان ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے آزمائش کے اس موقع پر بھی شیطان انسان کے دین و ایمان پر حملہ آور ہوتا ہے اور لواحقین کو مسنون طریقوں سے ہٹا کر خلاف سنت کاموں (رونے پینے، نوحہ و ماتم کرنے، کپڑے پھاڑنے، بال نوچنے، سینہ کو بی کرنے، چہرے پر ہاتھ مارنے، سیاہ لباس پہننے وغیرہ) پر لگا دیتا ہے۔ تعزیت کے لئے مسلسل کئی کئی ہفتے خصوصی اجتماعات (مٹام یا پھوڑی ڈالنا) کا اہتمام کرنا بھی اسی قسم کی جاہلانہ رسومات سے ہے۔

تعزیت کے بعد تعزیت سے بھی اہم مرحلہ ایصال ثواب کا ہے۔ ہر مسلمان مرد یا عورت، عالم ہو یا جاہل یہ عقیدہ بہر حال رکھتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو اپنے اعمال کی جزایا سزا ضرور ملتی ہے، لہذا ہر آدمی اپنے فوت شدہ اعزہ کو کسی نہ کسی طرح ثواب پہنچانا ضروری سمجھتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت اپنے معاشرے اور ماحول میں ایصال ثواب کے لئے جو کچھ ہوتا دیکھتی ہے اسے کرنا شروع کر دیتی ہے۔ مثلاً رسم قل، رسم فاتحہ، رسم سوئم، ساتوں، دسواں، گیارہواں، بیسواں، چالیسواں، میت کے گھر بڑے کھانے کا اہتمام، قرآن خوانی کا اہتمام، برسی منانا، قبر پر کھانا یا مٹھائی وغیرہ لے جا کر تقسیم کرنا وغیرہ، کسی کو اس بات پر سوچنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ ان تمام مروجہ اعمال و افعال کا دین کے ساتھ کوئی تعلق ہے بھی یا نہیں یا یہ تمام افعال محض جہالت اور عجیبی تصورات سے متاثر ہو کر ہم نے اختیار کر رکھے ہیں۔ ایصال ثواب کے یہ طریقے اپنا کر لواحقین اپنے طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے مرنے والے کے ساتھ اپنے تعلق، محبت اور عقیدت کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہے اور انہیں یہ بھی اطمینان ہو جاتا ہے کہ کم از کم سال بھر کے لئے تو ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہو ہی گئے ہیں۔

سب سے آخر میں زیارت قبور کا مرحلہ آتا ہے، قبروں پر مزار اور قبے تعمیر کرنا، عرس اور میلے لگانا، چراغاں کرنا، پھولوں کی چادریں چڑھانا، قبروں کو غسل دینا، قبر کے نزدیک یا دور بادب ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، قبر پر جھکنا، سجدہ کرنا، قبر یا مزار کو بوسہ دینا، قبر یا مزار کا طواف کرنا، قبر پر بیٹھ کر تلاوت کرنا یا نماز پڑھنا، اہل قبور کے سامنے اپنی حاجات اور مشکلات پیش کرنا، انہیں حاجت روا سمجھ کر مرادیں مانگنا، نیز ان سے دعا کی درخواست کرنا، یہ وہ سارے غیر مسنون افعال ہیں، جن کا تعلق زیارت قبور سے ہے اور

آیات اور احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

① سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ﴾ (72:5)

”جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔“

② سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (48:4)

”اللہ کے ہاں شرک کی کوئی بخشش نہیں اس کے علاوہ اور سب کچھ معاف ہو سکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے۔“

③ سورہ الزمر میں اللہ پاک کا فرمان ہے:

﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (65:39)

”اے نبی! اگر آپ نے بھی شرک کا ارتکاب کیا تو تمہارا سارا کیا کرایا ضائع ہو جائے گا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔“

④ سورہ الشعراء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ﴾ (213:26)

”اے نبی! اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بناؤ ورنہ تم بھی سزا پانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔“

⑤ سورہ التوبہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْكُمْ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ﴾ (9:113)

”نبی اور اہل ایمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ مشرک جہنمی ہیں۔“

اپنے صحابی کو اس بات کا حکم دیا کہ قتل ہونا یا آگ میں جل جانا برداشت کر لینا، لیکن شرک کے قریب بھی نہ جانا۔

نبی اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ سے بھی ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے مکی یا مدنی زندگی کے کسی بھی موقع پر شرک کے معاملے میں معمولی سے معمولی مداخلت بھی گوارا نہیں فرمائی۔ مکی زندگی میں جب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم انتہائی کٹھن اور جان لیوا آزمائشوں سے گزر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ایسی حکومت کی قیادت سنبھالنے کی پیش کش کو یکسر ٹھکرا دیا، جو نظام شرک کی بنیاد پر قائم تھا اور جسے قریش مکہ شرک کی بنیاد پر ہی قائم رکھنا چاہتے تھے۔ اس کے مقابلے میں ایک طویل اور صبر آزما جدوجہد کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خود ایک ایسی حکومت کی بنیاد رکھی جو خالص نظام توحید پر قائم تھی، جس میں رسول اکرم ﷺ کو یہ طاقت اور قوت حاصل تھی کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سارے عالم عرب میں یہ مشن دے کر بھیجا کہ جاؤ کہیں بھی تصویر نظر آئے اسے مٹا دو اور جہاں کہیں اونچی قبر دیکھو اسے زمین کے برابر کر دو۔ (احمد، مسلم، ترمذی وغیرہ)

مکی زندگی میں ہی جب رسول اکرم ﷺ کو مصالحت کی غرض سے پیش کش کی گئی کہ ایک سال آپ (ﷺ) ہمارے معبودوں کی عبادت کر لیا کریں اور ایک سال ہم آپ (ﷺ) کے معبود کی عبادت کر لیا کریں گے، تو اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے یہ دو ٹوک اور واضح اعلان کروا دیا:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُوا مَا

أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُوا مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ

وَلِي دِينِ ۝﴾

”اے محمد! کہہ دیجئے ایک الہ کی بندگی سے انکار کرنے والو! میں ان کی عبادت نہیں کرتا، جن کی عبادت تم کرتے ہو، نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی عبادت تم کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں، تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔“

9 ہجری میں طائف سے بنو ثقیف کا وفد قبول اسلام کے لئے حاضر خدمت ہوا تو یہ شرط پیش کی کہ

جہاد کے ذریعے خالص نظام توحید کی بنیاد پر انقلاب برپا کرنے کا علمبردار ہو۔

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اس صورت حال میں قرآن و سنت کے علمبردار اور شرک و بدعت سے بیزار نوجوانوں کو اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہئے اور یہ پختہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم زندگی کے ہر معاملے میں، گھر بار ہو یا حلقہ احباب، اتباع سنت کی شمع روشن کریں گے، سنت رسول ﷺ کا چلن عام کریں گے اور اس کے مقابلہ میں معاشرے کے بنائے ہوئے رسم و رواج، خاندانوں کی بنائی ہوئی روایات، آباؤ اجداد کی اختیار کی ہوئی جاہلانہ عادات، علمائے سوء کی بنائی ہو بدعات اور غیر مسلموں سے مستعار لئے ہوئے تصورات کا لمحہ بھر کے لئے بھی ساتھ نہیں دیں گے۔

اتباع سنت کی دعوت دینے والوں کو یہ بات اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اولاً آج کا زمانہ بیس یا تیس سال قبل کے زمانہ سے بہت مختلف ہے۔ تعلیم نے لوگوں کے سوچنے اور سمجھنے کے انداز بدل دیئے ہیں، روشن خیالی پیدا ہوئی ہے۔ ثانیاً یہ کہ اتباع سنت کا موقف اس قدر جاندار اور مدلل ہے کہ تعصب اور فرقہ واریت سے پاک ذہن رکھنے والے ہر پڑھ لکھے مسلمان کے دل و دماغ میں فوراً اتر جاتا ہے، لہذا زندگی کے ہر معاملے میں ہر جگہ اتباع سنت کی دعوت پورے اعتماد اور پوری قوت کے ساتھ سراونچا کر کے دیتے ہیں کہ فقط یہی دین حق ہے۔

﴿ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ لَا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (30:30)

”یہی سیدھی راہ ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“



کتب اشاعت حدیث کے سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ کتب نہ تو کسی خاص مکتب فکر یا کسی خاص مسلک یا کسی خاص فقہ کی نمائندہ کتب ہیں جن میں اپنی پسند یا ناپسند کی احادیث جمع کی گئی ہوں نہ ہی یہ بحث و مناظرے اور فلسفے کی کتب ہیں جن میں تاویلات اور توجیہات کے سہارے مسائل کشید کئے گئے ہوں نہ ہی ان کا انداز فزکس، الجبرے اور جیومیٹری کے مسائل کا ہے کہ تطبیقات کے ذریعے مطلوبہ مسائل حل کئے گئے ہوں بلکہ یہ کتب صحیح احادیث پر مشتمل سنت رسول ﷺ اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک سادہ اور

محتاج تھے، کجا کہ ایک عام آدمی بلا سوچے سمجھے ہر بات کو حدیث کہہ کر بیان کر دے یا حدیث کو فوراً ضعیف کہہ کر مسترد کر دے۔ دیئے گئے مختصر نقشہ سے الحمد للہ! یہ مقصد پوری طرح حاصل ہوتا ہے۔

جنارے کے بعض مسائل بڑے ہی نازک اور حساس تھے۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے میری تمام تر علمی و عملی کم مائیگی کو اپنے دامن رحمت میں ڈھانپ لے۔ آمین!

علمائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ متن حدیث، صحت حدیث، ترجمہ یا مسائل میں کسی بھی جگہ کوئی غلطی ہو تو براہ کرم! ضرور مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ! اگلی اشاعت میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

کتاب کی نظر ثانی والد محترم حافظ محمد ادریس کیلانی صاحب (مرحوم) نے فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کتاب کے بہترین پہلوؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کے اجر و ثواب میں میرے والدین محترمین اور ان کے والدین محترمین کو بھی شامل فرمائے۔ آمین!

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اشاعت حدیث کی خدمت کا یہ سلسلہ مزید محنت اور خلوص سے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور کتب احادیث کو عوام الناس کے استفادہ کا ذریعہ بنا کر ان تمام حضرات کی بخشش کا سبب بنائے جو کسی نہ کسی لحاظ سے ان کی تیاری میں حصہ لے رہے ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ

الرَّحِيمُ ۝

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ

جامعہ ملک سعود، الرياض

المملكة العربية السعودية

28 رمضان المبارك، 1406ھ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

كُلُّ مُخَذَّثَةٍ بَذْعَةٌ
وَكُلُّ بَذْعَةٍ ضَلَالَةٌ
وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

﴿رواه النسائي﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(دین میں) ہر نئی چیز بدعت ہے
اور ہر بدعت گمراہی ہے..... اور
ہر گمراہی کا ٹھکانہ آگ ہے (نسائی)